Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیلر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۶؍رمضان ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۲؍ظہور ۱۳۵۶ہش ۔ ۲۲؍اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۸۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اہلِ تاثیر اور اہلِ جذب ہوتے ہیں

سچی معرفت، زہد و تقویٰ اور ذوق و حلاوت انہیں کے ذریعے سے دلوں میں پیدا ہوتی ہے

"ایک خصوصیت خدا کے برگزیدہ بندوں میں یہ ہے کہ وہ اہلِ تاثیر اور اہلِ جذب ہوتے ہیں اور وہ دُنیا میں رُوحانی نسلوں کے قائم کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ اور چونکہ وہ علیٰ وجہ البصیرت راہنمائی کرتے ہیں اور مخلوق کے ظلماتی پردوں کو درمیان سے اُٹھاتے ہیں اِس لئے سچی معرفتِ الٰہی اور سچی محبتِ الٰہی اور سچا زُہد و تقویٰ اور ذوق و حلاوت انہیں کے ذریعہ سے دِلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اُن سے تعلق توڑنا ایسا ہوتا ہے کہ جیسا کہ ایک شاخ اپنے درخت سے تعلق توڑ دے اور ان تعلقات میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ تعلق کرنے کے ساتھ ہی بشرطِ مناسبت رُوحانیت کا نشو و نما شروع ہو جاتا ہے اور تعلق توڑنے کے ساتھ ہی ایمانی حالت پر گردِ غبار آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پس یہ نہایت مغرورانہ خیال ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مجھے خدا کے نبیوں اور رسولوں کی ضرورت نہیں اور نہ کچھ حاجت۔ یہ سلبِ ایمان کی نشانی ہے اور ایسے خیال والا انسان اپنے تئیں دھوکہ دیتا ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ کیا مَیں نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا یا کلمہ گو نہیں ہوں۔ چونکہ وہ سچے ایمان اور سچے ذوق و شوق سے بے خبر ہے اِس لئے ایسا کہتا ہے۔ اس کو سوچنا چاہیئے کہ گو انسان کو خدا ہی پیدا کرتا ہے مگر کس طرح اُس نے ایک انسان کو دوسرے انسان کی پیدائش کا سبب بنا دیا ہے۔ پس جس طرح جسمانی سلسلہ میں جسمانی باپ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سے انسان پیدا ہوتا ہے ایسا ہی رُوحانی سلسلہ میں رُوحانی باپ بھی ہیں جن سے رُوحانی پیدائش ہوتی ہے۔ ہوشیار رہو اور اپنے تئیں صرف ظاہری صورتِ اسلام سے دھوکہ مت دو اور خدا کے کلام کو غور سے پڑھو کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔"

(لیکچر اسلام صفحہ ۳۱، ۳۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲؍ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ عرصہ سے اعصابی کمزوری کے باعث بیمار ہیں۔ اِن دنوں آپ بغرضِ علاج کراچی گئی ہوئی ہیں اور اپنے بیٹے ہومیو ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بقاپوری (۱۵/۱۳ بی۔ ابی سینیا لائن) کے ہاں مقیم ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

قریباً دو ہفتہ سے خاکسار ضیق النفس اور جگر و معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قیس مینائی کاشف لاج ۶۲/۱۸ سمن آباد۔ کراچی ۳۸)

خاکسار کے بھائی مکرم منور احمد صاحب خورشید مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کھاریاں ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین بنائے اور وہ خاندان کے لئے خوشی و راحت کا موجب ہو۔

(داؤد احمد قمر۔ کھاریاں ضلع گجرات)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرنے والے ان مخلصین جماعت احمدیہ کی جنہوں نے غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے مالی جہاد میں حصہ لینے کے لئے وعدے کئے ہوئے ہیں یاد دہانی کے لئے گزارش ہے کہ مالی سالِ رواں کا چھٹا ماہ جا رہا ہے اِس سال میں آپ کا ۱/۵ حصہ وعدہ ادا ہو جانا چاہیئے۔ اسے نہ بھولیئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۲۲ اگست ۱۹۷۷ء

اجتماعی شکرگزاری کا انتہائی بابرکت مہینہ

اللہ تعالیٰ نے اس کی جناب سے مومنوں کو تمام صداقتوں کی جامع قرآن مجید جیسی کامل کتاب عطا ہونے پر ان کے لئے اجتماعی شکرگزاری کی غرض سے رمضان کے بابرکت مہینہ کو مقرر فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ یہ اجتماعی شکر اس رنگ اور اس شان کا ہونا چاہیئے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمان بالغ مرد اور عورتیں بیک وقت اس میں شریک ہوں حتیٰ کہ کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو کہ جو بلا عذر شرعی اس میں شریک نہ ہو۔ اور جو مسلمان بالغ مرد یا عورت بوجہ عذر شرعی اس اجتماعی شکر میں شریک نہ ہو سکے وہ بعد میں روزے رکھ کر انفرادی طور پر اس میں شریک ہونے کی کوشش کرے اور کسی صورت اور کسی حال میں بھی اس میں شرکت سے محرومی کو گوارا نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس فضل خاص پر اجتماعی شکر بجا لانے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ
لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا
اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝"

(البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ: رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور ایسے دلائل پر مشتمل ہے جو ہدایت خود ہدایت اور حق و باطل میں تمیز کرنے والے ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بھی اس مہینہ کو پائے اُسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر پر ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا تاکہ تم تعداد کو پورا کرو۔ (یہ سب احکام اسی لئے ہیں) تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت (یعنی قرآن جیسی کامل کتاب) عطا کی ہے اور یہ کہ (اسی طرح) تم اس کے شکرگزار رہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر رمضان کے روزے فرض قرار دینے اور اس میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے اور انقطاع الی اللہ کی کیفیت اپنے پر طاری کرنے کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے تاکہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمان بالغ مرد اور عورتیں قرآن جیسی کامل کتاب عطا ہونے پر اجتماعی رنگ میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے کا حق ادا کر سکیں۔ سو گویا رمضان کے روزے نہ رکھنا اور اس ماہِ مبارک میں خدا تعالیٰ کی بڑائی بیان نہ کرنا اپنے ناشکرگزار ہونے پر مہر تصدیق لگانا ہے۔ اب جہاں شکرگزاری ایک بہت بڑی سعادت ہے وہاں ناشکری ایک نہایت ہی خطرناک جرم ہے جس کا انجام انتہائی ہولناک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہایت واضح الفاظ میں ناشکری کے ہولناک انجام سے خبردار فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ
عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝" (ابراھیم آیت ۸)

(اے لوگو!) اگر تم شکرگزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو) میرا عذاب یقیناً سخت (ہوا کرتا) ہے

الغرض رمضان میں پورے ایک مہینے کے روزے فرض قرار دینے کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ تمام مسلمان بحیثیت مجموعی مختلف طریقوں سے اللہ کی بڑائی بیان کر کے اس بات پر اس کا شکر ادا کریں کہ اس نے انہیں قرآنی ہدایت کی شکل میں عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے اور انہیں تاقیامت جاری رہنے والے بہت بڑے فضل سے نوازا ہے۔ اس اجتماعی شکرگزاری کی بنا پر رمضان کے روزوں کی جو نزول قرآن کی یادگار کے طور پر بیک وقت تمام مسلمان بالغ مرد اور عورتوں پر فرض قرار دیئے گئے ہیں عظمت و اہمیت کا ایک بنیادی پہلو اجاگر ہوئے بغیر نہیں رہتا کیونکہ ایسی صورت میں جہاں پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے کے نتیجہ میں لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کی بشارت صادق آتی ہے وہاں اس کے برعکس روزوں میں سستی دکھانے یا ان سے عمداً گریز کرنے کے نتیجہ میں وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ کی وعید صادق آتی ہے۔ اس وعید کا صادق آنا بہت ہولناک انجام پر دلالت کرتا ہے کیونکہ بلا عذر شرعی روزوں سے عمداً گریز قرآن مجید کے تعلق میں ناشکری کے ارتکاب کے باعث انسان کو مستحق عذاب بنا سکتا ہے۔ یہ ایسا خوفناک انجام ہے جس کے تصور سے ہی ایک حقیقی مومن کا دل لرز اٹھتا ہے اور اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ، اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ کی ندا بلند کرنے لگتا ہے۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان المبارک کی عظمت و اہمیت کو واضح فرما کر اس ماہ مبارک میں پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے پر بہت زور دیا ہے اور اس بارہ میں سستی یا غفلت سے کام لینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ اور عذر شرعی موجود نہ ہونے کے باوجود بہانہ جوئی کے ذریعہ روزے ترک کرنے کی مضرت کو بہت کھول کھول کر بیان کیا ہے اور یہاں تک لکھا ہے کہ بہانہ جو ہرگز کسی ثواب کا مستحق نہیں ہوتا۔ جو لوگ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور پھر اسی ضمن میں ترک روزہ کے متعلق اپنا مسلک بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم ۱۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

روزے کے لغوی اور اصطلاحی معنے

عربی زبان میں روزہ کو لفظ صَوْم سے تعبیر کیا جاتا ہے لغت میں لفظ صوم کے معنے مطلقاً "اَلْاِمْسَاكُ" یعنی رُکنے اور روکنے کے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ صَامَتِ الشَّمْسُ اِذَا وَقَفَتْ فِيْ كَبِدِ السَّمَآءِ وَاَمْسَكَتْ عَنِ السَّيْرِ سَاعَةَ الزَّوَالِ۔ یعنی جب سورج زوال کے وقت بظاہر چلنے سے رُک گیا تو گویا اس نے روزہ رکھ لیا۔

قرآن کریم میں لفظ صَوْم بات کرنے سے رُک جانے کے معنوں میں بھی وارد ہوا ہے چنانچہ "اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا" کی آیت میں لفظ صوم کے معنے بات اور گفتگو کرنے سے رُک جانے کے ہیں۔ مشہور شاعر النابغۃ کا ایک شعر بھی لفظ صوم کے معنوں میں پیش کیا جاتا ہے ؎

خَيْلٌ صِيَامٌ وَخَيْلٌ غَيْرُ صَائِمَةٍ
تَحْتَ الْعَجَاجِ وَاُخْرٰى تَعْلُكُ اللُّجُمَا

یعنی کچھ گھوڑے چارہ کھانے سے رُکے ہوئے اور بعض گھوڑے چارہ کھانے سے رُکے ہوئے نہیں۔

صوم کی شرعی اصطلاح کے بارے میں امام نووی لکھتے ہیں:۔

"اِنَّهٗ اِمْسَاكٌ فِيْ زَمَنٍ مَخْصُوْصٍ بِشَرَائِطَ مَخْصُوْصَةٍ"

یعنی کھانے پینے وغیرہ سے رُکنے اور ایک خاص مقررہ وقت تک کے لئے رُکنے اور پھر مخصوص شرائط کے ساتھ رُکنے کو اسلامی اصطلاح میں صوم کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا لغوی اور اصطلاحی معانی کے پیش نظر قرآنی احکام اور احادیث نبویہ صلعم کو مدنظر رکھتے ہوئے لفظ صوم کے پورے معنے یوں ہوں گے کہ:۔

ایک عاقل و بالغ اور تندرست مسلمان صبح صادق سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک کھانے پینے، جنسی تعلقات، سب و شتم اور غیبت سے اپنے آپ کو روکے اور اس وقت میں قرآن کریم کی تلاوت کرے، فقراء و مساکین کی خدمت کرے، عبادت میں انہماک اختیار کرے۔ ایک مومن مسلمان ان ایام میں اپنے نفس پر اور جسم کے ہر عضو پر کنٹرول کرے۔ جسم کا ہر حصہ یہ محسوس کرے کہ میرے اندر روزہ کی وجہ سے ایک خاص تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ جب انسانی جسم کا ہر حصہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرلے گا تو انسانی نفس غیر معمولی روحانی انقلاب اور تغیر پیدا کرلے گا جسے اصلاح نفس سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اور قرآنی اصطلاح میں اسے "تقویٰ" کہا جائے گا۔ کیونکہ روزہ کی علت غائی ہی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ہے۔

(شیخ نور احمد منیر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ رمضان کی خصوصیات و برکات

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ احمدیہ)

ماہِ رمضان جسے اپنی خصوصیات و برکات کی وجہ سے سیّد الشھور کہا جاتا ہے یعنی مہینوں میں سے ممتاز شان اور غیر معمولی فوقیت رکھنے والا مہینہ، شروع ہو چکا ہے۔ یہ مہینہ رحمتوں، برکتوں اور آسمانِ روحانیت کے دروازے پوری وسعتوں کے ساتھ کھول دیئے جانے کے لحاظ سے قرآنی انوار و برکات کے سالانہ جشن کا رنگ رکھتا ہے۔ اس میں ملائکہ رحمت بکثرت نازل ہوتے ہیں۔ انتشارِ روحانیت کا ایک روح پرور اور عجیب سماں ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ماہِ رمضان کی آمد پر جنت کو خصوصیت سے آراستہ کیا جاتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخری دن ایک خطبہ دیا۔ جس میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! (کل سے) تم پر ایک نہایت ہی عظمت و شان والا مہینہ اپنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جو (فیوض و برکات کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہوتی ہے ...... پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کی برکات کے ذکر میں فرمایا کہ اس کی ابتداء رحمت اور اس کا درمیانی حصہ باعثِ مغفرت و بخشش اور اس کا آخر دوزخ سے سراسر نجات پانے کا موجب ہے۔

اس مہینہ کی فضیلت کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"رمضان دعا کا مہینہ ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویرِ قلب کیلئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۷ جلد اوّل)

رمضان کی وجہ تسمیہ

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے اور روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہلِ لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اسلئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

حضرت امام غزالیؒ کے نزدیک رمضان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ:-

"لِاَنَّهٗ يَرْمِضُ الذُّنُوْبَ اَیْ يُحْرِقُهَا"

یعنی رمضان گناہوں کو بھسم کر دیتا ہے۔

روزہ کا عظیم الشان ثواب

خلوصِ نیت سے روزہ رکھنے والے کو بدلہ میں جو نعمت و اجر عطا ہوگا وہ نہایت ہی عظیم الشان ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ، يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْفِطْرِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ" (صحیح بخاری)

یعنی انسان کو ہر نیک عمل پر دس سے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا خود میری ذات ہے یعنی روزہ دار کو میری ملاقات کا شرف حاصل ہو سکے گا کیونکہ وہ اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو میری رضا کی خاطر ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کو دو راحتیں اور دو خوشیاں میسر آتی ہیں۔ ایک اس وقت جبکہ وہ روزہ افطار کر رہا ہوتا ہے اور پانی پی کر یا کھانا کھا کر راحت پاتا ہے اور دوسرے اس وقت جبکہ اُسے میری ملاقات نصیب ہوگی اور وہ میرے حضور حاضر ہونے کا شرف پائے گا۔"

ماہِ رمضان، مغفرت حاصل کرنے کا سنہری موقع

یہ مہینہ خطاؤں کی بخشش خدا تعالیٰ سے حاصل کر لینے کا ایک غیر معمولی اور سنہری موقع فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔" (صحیح بخاری)

یعنی جس نے رمضان کے روزے (ریاکاری اور دکھاوے کیلئے نہیں بلکہ) ایمان کے تقاضے اور خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کے احساس اور کامل اعتقاد کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے خلوصِ نیت کے ساتھ اسکے عظیم اجر و ثواب پر یقین رکھتے ہوئے اس کے اجر و ثواب پر یقین رکھتے ہوئے پورے کئے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فیوض و برکات سے معمور رمضان کی راتوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ رمضان کی ہر رات کے آخر میں ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اُسے دیا جائے، کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رمضان المبارک کے سنہری موقع سے فیضیاب ہونے اور اس میں گناہوں کی بخشش حاصل کر لینے کی نصیحت کے طور پر فرماتے ہیں:-

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہمّ و غم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

سو رمضان کے دن روزے کی حالت میں گزارنے اور اس کی راتوں کو اُٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور نوافل تہجد ادا کرنے اور دعاؤں میں بسر کرتے ہوئے ماہِ رمضان کے فیوض و برکات اور انعاماتِ خداوندی سے مالامال ہونے کی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے۔ خصوصاً جوانوں کو۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی میں کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں ...... اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ...... اس لئے انسان کو چاہیئے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسب استطاعت خدا کے فرض بجا دے۔" (الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

ماہِ رمضان کی برکات سے فیضیاب ہونے کی بابت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی یہ نصیحت بھی ملحوظِ خاطر رہنی چاہیئے حضور فرماتے ہیں :۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اُٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ آکر لے جاؤ۔"

(الفضل ۹ر اپریل ۱۹۲۶ء)

روزہ کی تلقین میں حضور مزید فرماتے ہیں :۔

"روزہ خود انسان کی نجات کا سبب اور خود اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ یہی نہیں کہ اس سے انسان اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی وجہ سے اس کے فضلوں کا وارث ہوتا ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کے اندر ایسی قابلیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو اسے خدا تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہیں۔ پھر جسمانی طور پر بھی اس میں فوائد ہیں ...... غذا کم ہونے سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے۔ روحانی وجودوں کی غذائیں چونکہ لطیف تر ہوتی ہیں اسلئے وہ رؤیت الٰہی کر سکتے ہیں۔"

(الفضل ۱۵ر اگست ۱۹۲۵ء)

فیوض و برکاتِ ماہِ رمضان سے استفادہ کرنے کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زریں ہدایات پر مشتمل دو اقتباسات احباب کی یاد دہانی کیلئے ذیل میں پیش کرتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں :۔

۱۔ "ماہِ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آرہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس مہینے میں تمام قسم کی عبادتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کو قائم کرنے یا ادا کرنے پر بہت کچھ کہا گیا ہے۔ رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ پہلے تو روزہ ہے۔ دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے پھر قیام اللیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تیسرے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے، چوتھے سخاوت اور پانچویں آفاتِ نفس سے بچنا ہے۔ اِن پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ عباداتِ ماہِ رمضان ہوتی ہیں۔"

(الفضل ۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۰ء)

۲۔ "اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی جتنی رضا پا سکتے ہو اس کے پانے کی کوشش کرو۔ اپنے دنوں کو بھی اپنی راتوں کو بھی ایسے دن اور ایسی راتیں بناؤ کہ جو دن اور راتیں تمہارے خدا کو محبوب بن جائیں۔ پھر عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے رہو کہ اے خدا! ان کاموں کی ہمیں توفیق دے جن کے نتیجہ میں تو خوش ہو جائے اور ان کاموں سے ہمیں بچا جن کاموں کے نتیجہ میں تو ہم سے ناراض ہوتا ہے۔ شیطان تیرے در کا کتا ہے تو خود اس کو زنجیر ڈال کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو اور ہمیں نقصان نہ پہنچائے کہ اپنی طاقت اور اپنے زور کے ساتھ ہم اس کے حملوں سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۶ء)

ایک ضروری امر

بموجب حکم خداوندی کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ، ماہِ رمضان کے روزے حسب شرائط و آداب ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض و واجب ہیں۔ نہ تو ان میں لاپرواہی کرنی چاہیئے اور نہ ہی افراط و تفریط اختیار کرتے ہوئے ایک طرف بڑوں کو معمولی معمولی عذر پر روزہ چھوڑنا چاہیئے اور دوسری طرف چھوٹے چھوٹے بچوں کو محض شوق اور دکھاوے کی خاطر روزہ نہیں رکھوانا چاہیئے کہ جن پر شریعت کی رُو سے روزہ ابھی فرض ہی نہیں۔

بغیر شرعی حقیقی عذر کے روزہ چھوڑنا

سفر یا بیماری وغیرہ کے علاوہ روزہ ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

(الف) "عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ"

کہ تجھ پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ اس کا مثل و بدل اور کوئی چیز نہیں۔

(کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۹۴)

(ب) "مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ"

(ابوداؤد)

یعنی جو شخص شرعی رخصت اور بیماری کے بغیر ایک روزہ بھی چھوڑتا ہے تو (تو یہ اتنا گناہ ہے کہ) اس کی قضاء اور تلافی ساری عمر روزے رکھنے سے بھی نہیں ہو سکتی۔

روزہ چھوڑنے کے لئے بہانہ جوئی کی بابت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"..... اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں جس شخص کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکتا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ جیسے ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دے لیں گے۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلّف کو شامل کرکے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلّف کا باب تو بہت وسیع ہے ...... حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں ...... انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے۔ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت۔"

(الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

روزہ کی اہمیت کے پیشِ نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا عملی نمونہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ :۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

سفر میں روزہ

(الف) حدیث شریف میں ہے :۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ" (متفق علیہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپؐ نے لوگوں کا اژدہام دیکھا جہاں ایک آدمی پر سایہ کیا ہوا بھی حضورؐ نے مشاہدہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ روزہ دار ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ سفر کی حالت میں روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔"

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سوال کے جواب میں کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا :۔

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اسلئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعتِ امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر و نہی میں سچا ایمان ہے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۷۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض جہاں روزہ کے معاملہ میں افراط و تفریط سے بچنا لازم ہے وہاں جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ خلوص نیت سے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے روزے اس کے آداب و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے مکمل کرنے چاہئیں ورنہ ذکرِ الٰہی اور عبادت پر پوری توجہ دیئے بغیر محض ریا کے طور پر یا رسم و رواج کا روزہ رکھ لینے سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ حدیث میں ہے:-

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ"
(دارمی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کو سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے رات کو تہجد اور تراویح کے لئے کھڑے رہنے والے ایسے ہیں کہ جن کو سوائے بیداری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (کیونکہ فیوض و برکات اور رضا الٰہی کا حصول تو خلوص نیت کا ثمرہ ہیں)

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو روزہ کے آداب کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ"
(صحیح بخاری)

ترجمہ: (حضرت ابوہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے نہیں رُکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس امر کی ہرگز ضرورت نہیں کہ ایسا شخص اپنا کھانا پینا (روزہ کے طور پر) چھوڑے (یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔"
(الحکم [illegible] - ص ۱۳)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:-
"جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔"
(ملفوظات جلد نہم ص ۱۲۳)

روزہ کی نیّت

ہر عمل و عبادت کا دارومدار نیّت پر ہے۔ رمضان کے (فرض) روزہ کی نیت قبل از وقت رات کو ہی کرنی چاہیئے جو ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے:-

"وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ"

(یعنی میں ماہ رمضان کے کل کے روزہ کی نیت کرتا ہوں۔) اس سے اطاعت و انابت اور روزہ کی بابت احکام اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنے اور اس کی طرف توجہ قائم کرنے میں قوت و مدد ملتی ہے۔

روزہ افطار کرتے وقت کی دُعا

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ:-

"كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرمایا کرتے تو کہتے تھے پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر خدا نے چاہا تو اجر قائم ہوا

ایک روایت میں یہ دعا پڑھنا بھی بیان ہوا ہے:-

"اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ"

یعنی اے اللہ میں نے تیری خاطر ہی روزہ رکھا میں تجھ پر کامل ایمان رکھتا اور تجھ پر ہی توکل رکھتا ہوں اور تیرے ہی عطا کردہ رزق کے ساتھ افطار کرتا ہوں۔

ایک مختصر دعا یوں بھی ہے:-

"اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ"

کہ اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق کے ساتھ افطار کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں ماہ رمضان کے فیوض و برکات سے کما حقہٗ اپنی جھولیاں بھرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے کرم سے ہماری کمزوریاں دور فرمائے اور ہماری دانستہ یا نادانستہ کی ہوئی خطاؤں کو معاف فرمائے اور ہمیں ہمیشہ ہر لحاظ سے اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی سعادت و توفیق عطا فرماتا رہے اور ترقیات و حسنات دارین سے نوازے اللّٰھم آمین!

○

مطالعہ کتب

ماہِ اگست (ظہور) میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میں عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار چلا آرہا ہوں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کاملہ عاجلہ صحت عطا فرمائے۔ آمین!
(محمد صدیق خان لاہور)

(۲) ۱۹۷۱ء میں گولی لگنے کی وجہ سے میری ٹانگ بیکار ہو گئی ہے۔ اس ٹانگ میں درد رہتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!
(محمود احمد امینی آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ)

(۳) فائینل ائیر ایم بی بی ایس ۱۹۷۶ء کا سالانہ امتحان ۱۷ اگست ۱۹۷۷ء سے شروع ہے۔ پنجاب کے سبھی میڈیکل کالجوں سے بڑی تعداد میں طلباء و طالبات اس امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام انہیں یعنی ہمیں دعاؤں میں ہم سب کو یاد رکھیں تا اللہ تعالیٰ ہم سب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور انسانیت کی خدمت کرنے کا موقع بہم پہنچائے۔ آمین!
(طاہر محمود ۲۱۱ نیو ہوسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج - لاہور)

(۴) میری بچی مبشرہ امینی [illegible] ناصر احمد اپنی بچیوں کے ساتھ ۲۷ اگست کو

فہرست عطیہ دہندگان برائے
نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ
(۳)

مکرم سلیم احمد خان صاحب سیکرٹری مال فیکٹری ایریا ربوہ	۲۰/-
" صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب پشاور	۳۰/-
" محمد زکریا داؤد صاحب "	۱۰/-
" شاہد محمود راشدی صاحب "	۲۰/-
" خالد صاحب بنا قطب بٹ صاحب "	۱۰/-
" محمد سعید احمد صاحب انجینئر "	۱۰/-
" ونگ کمانڈر منیر احمد صاحب "	۱۰/-
محترمہ زاہدہ اختر صاحبہ اہلیہ پروفیسر مبارک احمد صاحب ربوہ	۲۰/-
مکرم سعید احمد صاحب بیدرد الصدر غربی ربوہ	/-
" نعیم احمد صاحب وسیم "	/-
" سید عبدالرشید صاحب "	۱۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰۰/-
" " " ایبٹ آباد	۲۰/-
" " " سرگودھا چھاؤنی	۲۱/-
" " " سکھیکی منڈی	۱۰/-
" " " دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۸/-
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ کراچی بذریعہ لجنہ مرکزیہ	۱۰/-
" بیگم خورشید عطاء صاحب و والدہ عطاء صاحب کراچی	۱۰/-
" مقصودہ بیگم صاحبہ کراچی	۲۰/-

○

بریڈفورڈ (انگلینڈ) سے ملنے کے لئے پاکستان آرہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا سفر نیز حافظ و ناصر ہو وہ بخیر و عافیت سے یہاں رہیں اور خیرو عافیت سے واپس جائیں۔ آمین۔
(محمود احمد امینی آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ)

(۵) خاکسار کا عرصہ ۵/۱ سال سے تفتیش کا کیس چل رہا ہے اور ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ کیس کا فیصلہ ہو اور اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔
(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال جہلم)

(۶) مکرم مبشر احمد صاحب ایک مقدمہ کے سلسلہ میں پریشان ہیں۔ باعزت بریّت کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے
(حوالدار محمد شفیع لائلپور)

(۷) میری بچی سلطانہ عارفہ اور ثانی صاحبہ کی طبیعت ہونڈولڑن سے علیل ہے پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب سروہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(سلطان احمد خان ڈیرہ اسماعیل خان)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب برکتیں قرآن میں ہیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک رُوح پرور تحریر

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ قرآنِ عظیم کے بے مثال عاشق تھے۔ قرآن ہی آپ کی رُوح کی غذا اور قرآن ہی آپ کی زندگی کا راہ نما تھا۔ آپ کو ہمیشہ ہی یہ تڑپ رہی کہ جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد قرآن کا شیدائی اور فدائی بنے، اس کو غور سے پڑھے اور پڑھائے، عمل کرے اور عمل کرائے کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

اِس ضمن میں حضورِ انور کی ایک نہایت رُوح پرور تحریر ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے جو بہت اہم ہدایات پر مشتمل ہے اور جس کا لفظ لفظ انوارِ قرآنی کے آسمانی چشمہ کا پتہ دیتا ہے۔

یہ مبارک تحریر حضور نے ۱۲ر جنوری ۱۹۴۱ء کو میاں غلام محمد صاحب اختر کو تفسیر کبیر جلد سوم کے سرورق کی پُشت پر اپنے قلمِ مبارک سے لکھ کر دی موصوف ان دنوں دہلی میں اسسٹنٹ آفیسر ریلوے تھے۔ (دوست محمد شاہد)

"قرآن کریم خدا کا کلام اور اس کا ہدایت نامہ ہے اور سب برکتیں اس میں جمع ہیں اسے مزید برکت کسی نے کیا دینی ہے؟ اصل برکت یہی ہے کہ انسان اسے غور سے پڑھے۔ عمل کی نیّت سے پڑھے اور اپنے ذاتی خیالات سے آزاد ہو کر پڑھے اور بار بار پڑھے تاکہ اِس کے علوم دل میں جذب ہو جائیں اور مستقل طور پر افکار پر حاوی ہو جائیں۔ تب اور صرف تب انسان اس سے حقیقی فائدہ اُٹھا سکتا ہے پس اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے اور اس سے کم پر صبر نہیں کرنا چاہیئے۔

خاکسار
مرزا محمود احمد
۴۱-۱-۱۲"

اِعلانِ نکاح

میرے فرزند جاوید مبشر کا نکاح عزیزہ امۃ النصیر ملک ایم۔اے۔ بی ایڈ بنت ملک عنایت اللہ صاحب آف جہلم کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم منیر الدین احمد صاحب مربّی جماعتِ احمدیہ لاہور نے ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی کے مکان پر مورخہ ۱۲/۸/۷۷ کو پڑھا۔ عزیزم جاوید مبشر حضرت ملک علی بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم حکیم عبد اللہ خاں صاحب مرحوم سابق امیر جماعتِ احمدیہ امین آباد کے نواسے ہیں اور عزیزہ امۃ النصیر ملک عبد اللہ صاحب وکیل مرحوم کی پوتی اور حضرت شیخ غلام قادر صاحب صحابی کی نواسی ہیں۔ عزیزہ کے دو ماموں مکرم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربّی سلسلہ سکھر واقفِ زندگی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔
(ملک عبد الحی ابن حضرت علی بخش صاحب۔ ۶۴ نورانی سٹریٹ کرشن نگر لاہور)

درخواستہائے دُعا

(۱) میرے بہنوئی ملک پرویز احمد صاحب لاہور کینٹ کا کاروبار میں بہت نقصان ہُوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دُور فرمائے اور کاروبار میں برکت ڈالے۔ آمین
(راشدہ یوسف دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ اور بھانجا عزیز عبد الشکور میرپور آزاد کشمیر میں عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حسین پہریدار خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست

الحمد للہ! رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور بے شمار رحمتوں کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔

احباب کرام اور محترم بہنیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیز آندھی کی طرح اپنا مال خرچ کر کے اس کی رحمتوں اور برکتوں کے وارث بننے کی کوشش کریں اور دوسری دینی تحریکوں کے ساتھ وقفِ جدید کا چندہ بھی ۲۹ رمضان المبارک سے قبل ادا فرمانے کی سعی فرمائیں تاکہ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں اُن کے اسماء گرامی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
(ناظم مال وقفِ جدید)

ماہنامہ تحریکِ جدید

اگست ۱۹۷۷ء کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے اور قارئین کرام کو مل چکا ہوگا۔ چند کاپیاں احتیاطاً زائد چھپوائی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو دوبارہ بھجوایا جا سکے۔ اگر آپ کو پرچہ نہ ملا ہو تو مہربانی فرما کر پہلے اپنے مقامی ڈاکخانہ سے پتہ کریں اور اگر وہاں سے کوئی پتہ نہ چلے تو ہمیں تحریر کریں ہم دوبارہ انشاء اللہ تعالیٰ ارسال کر دیں گے۔

کچھ دوستوں کی طرف چندہ واجب الادا ہے زیادہ خرچ کی وجہ سے انہیں پرچہ وی پی نہیں کیا گیا۔ مہربانی فرما کر ہم سے تعاون کریں اور جن دوستوں کا چندہ ختم ہو چکا ہُوا ہے وہ چندہ کی ادائیگی لوکل جماعت کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر کر دیں اور ہمیں اطلاع بھی کر دیں ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔
(مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ)

ضرورت ہے

ایک ڈپلومہ ہولڈر سول انجینئر جسے بلڈنگ ورک میں تقریباً ۶ سال کا تجربہ ہو اور اتنا عرصہ کسی سرکاری یا غیر سرکاری محکمہ میں تجربہ رکھتا ہو۔ ڈرائنگ اسٹیمیٹ اور بلنگ کے کام کا وسیع تجربہ رکھتا ہو۔ معقول تنخواہ حسب تجربہ۔ رہائش اور کھانا مُفت۔ ریٹائرڈ اچھی صحت کے مالک کو بھی موقع دیا جا سکتا ہے۔

خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر اپنا BIO DATA مورخہ ۳۰/۸/۷۷ سے پہلے پہلے ارسال کریں اور درخواست پر اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

مینجنگ پارٹنر چوہدری کنسٹرکشن کمپنی۔ گورنمنٹ کنٹریکٹرز
29/C ڈیرز کالونی چشمہ
ضلع میانوالی

خلیل پولٹری

بریڈنگ فارمز ربوہ (محلہ دار الفضل)
یک روزہ چوزے۔ تیار مرغیاں
یک روزہ برائلرز۔ تیار برائلرز بٹھانے والے انڈے۔
فروزن چکس (FROZEN CHICKS)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴